

محمودہ قریشی

آگرہ۔

افسانہ۔

"یٹیاں اچھی ہوتی ہیں۔"

نا ظم گنگنا تے ہو 7 نے بابو جی کے کمرے میں داخل ہوا۔ اور بابو جی کی کرسی کے پاس رکھی چھوٹی سی دراز میں پڑی اپنی بائک کی چابی نکال کر جانے لگا۔
بابو جی نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"یٹا مجھے ذرا بینک تو لے کر چل میرے اکاؤنٹ میں کچھ پیسہ ہو گا تو نکال کر تیری ماں کو دے دیتا ہوں۔ تیری ماں کہہ رہی تھی گھر میں جو کچھ تھا سب ختم ہو چکا ہے۔ پتہ نہیں کب کس چیز کی ضرورت نکل آئے۔"
"تو مجھے لے چلے گا بینک"؟۔

بابو جی نے فکر مند لبجے میں ناظم سے کہا۔
"میرا کچھ بھروسہ تو ہے نہیں۔"
"پتہ نہیں کب چل دوں کم از کم تیری ماں کے پاس پیسہ تو ہو گا!"۔

نا ظم نے ایک دم کندھوں کو اچکاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو ڈگڈگی کی طرح ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"بابو جی میں تمہیں کہاں گھسیٹ گھسیٹ کر لے کر جاؤں گا۔"
پھر کچھ دیر خاموشی کے بعد

اپنے اس جھنو جلاتے ہوئے رویے پر کنڑوں کیا اور بہت اطمینان کے ساتھ بابو جی کی کرسی کے پاس بیٹھتے ہوئے نہایت ہی خلوص کے ساتھ کہا۔

"بابو جی! ایک کام کروں تم مجھے اپنی بینک کی پاس بک دے دو میں خود ہی پسیے نکال کر آپ کو لا کر دے دوں گا۔"

بابو جی حیرت سے کہتے ہیں۔

"بیٹا کیا وہ تمہیں پسی دے دینگے؟۔

کیا تجھ سے میرے دستخط کرنا آتے ہیں؟

نا ظم کی باتوں کا بابو جی پر اثر ہو رہا تھا جسے دیکھ کر ناظم بے قرار ہو گیا اور بھروسے مند لمحے میں بابو جی کو اطمینان دلایا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں بابو جی میں سب کرلوں گا۔" تم بس پاس بک دے دو۔"

باپ بیٹے کی گفتگو کو کان لگا کر ماں کچن سے ہی بڑی توجہ کے ساتھ سن رہی تھی۔ معاملہ بنتا دیکھ ماں جھجنلاتے ہوئے آئی اور بابو جی کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔ آپ اس نالا نک کو اپنی بینک کی کتاب نہیں دینا۔ اس کی کیا ہے یہ تو سب کھاپی کر اڑا دے گا

ویسے ہی پچھلے تین سالوں سے کرونا اور لاک ڈاؤن نے ہماری کمر توڑ دی ہے۔ اب اس کام چور کو بینک کارستہ اور دیکھا رہے ہو۔؟

بابو جی نے اپنی عادت کے مطابق ماں سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کی "اری کیوں بڑ بڑا رہی ہے۔"

مجھ بوڑے کو کیا بینک تک تو لے کر جائے گی؟۔"

اگر یہ ہمارا کام نہیں کرے گا تو کون کرے گا؟

تب ہی زینت کا لج سے واپس آئی اور ماں بابو جی کی لڑائی دیکھ کر سمجھ گئی ضرور ناظم نے آج پھر کوئی فرماں خاں ہر کردی ہو گی۔

وہ فرنچ میں سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے کہنے لگی۔

بابو جی کیا ہوا۔؟

بابو جی نے پوی بات زینت کو سمجھائی اور اپنے خدشات سے بھی آگاہ کیا۔ زینت نے بابو جی کی ہمت باندھتے ہوئے کہا۔

"بابو جی میں لے کر چلتی ہوں آپ کو بینک۔!!

بتائے کب چلنے ہے آپ کو؟۔"

زینت کی بات سن کر ماں اور ناظم دونوں وہاں سے چلے گئے۔

بابو جی نے زینت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تو لے چلے گی بیٹا مجھے بینک۔؟

چل بیٹا آج ہی ہو آتے ہیں۔ میں مر مر اگیا تو تیری ماں مجھے کوستی رہے گی۔"

زینت نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

ابھی تو بابو جی کافی وقت ہو گیا ہے۔ بینک میں لنجٹامم چل رہا ہو گا۔

لکھیں بابو جی کو اس ہوتے ہوئے دیکھ زینت نے رضا مندی ظاہر کر دی اور کہا۔

"اچھا چلتے ہیں چلوں ٹھیک ہے بابو جی میں ابھی چینچ کر کے آتی ہوں۔"

زینت چینچ کر کے ماں کے پاس کچن میں جا کر ماں کو پوری بات سمجھاتی ہے۔ اور وہ کھانا آکر کھائے گی یہ کہہ کر

نکل جاتی ہے۔ ماں روکتی رہ جاتی ہے "بیٹا لڑکیاں بینک میں نہیں جایا کرتی۔"

لکھیں ماں چلاتی ہی رہ گئی زینت نے ایک نہ سن۔

زینت بہت احترام کے ساتھ بابو جی کو رکشہ میں بیٹھا کر بینک لے کر پہنچ گئی۔ دونوں باپ بیٹی بینک پہنچ گئے گیٹ پر داخل ہوتے ہی واقع میں نے سینی ٹائزر چھڑکا۔ زینت نے بابو جی کو ایک طرف سو فے پر بیٹھا کر خود لائن میں لگ کر کاؤنٹر سے معلوم کیا کہ بابو جی کا اکاؤنٹ تو لین دین نہ ہونے کے سبب بند ہو چکا ہے۔ میجر نے زینت کو بتایا کہ آپ۔ کے۔ وائی۔ سی۔ پوری کراچیجے اس کے بعد ہی آپ یہ اکاؤنٹ پھر سے شروع کر اسکتی ہیں۔ اور اس کے بعد پیسے بھی نکال سکتی ہیں۔

زینت نے وہی کاؤنٹر نمبر ایک سے کے۔ وائی۔ سی۔ فارم لے کر خود بھر کر جمع کر دیا۔ اور بابو جی کے ساتھ گھر واپس آگئی۔

بابو جی نے زینت سے کہا۔

"بیٹا بینک والوں نے پیسے نہیں دیے۔؟"

زینت نے بابو جی کو سمجھایا۔

"نہیں بابو جی آج کچھ کمی تھی اکاؤنٹ میں۔ آپ کا اکاؤنٹ بہت وقت سے لین دین نہ ہونے کے سبب بند ہو گیا ہے۔ کل تک چالو ہو جائے گا۔"

کل آپ پیسے نکال سکتے ہیں۔

بابو جی نے گھر پہنچ کر چار پائی پر لیٹتے ہوئے زینت سے کہا۔

"نہیں بیٹا اب طاقت نہیں۔"

آج تو میرے پیروں کا پورا دم ہی نکل گیا۔ اب کل نہیں جا سکتا زینت۔

آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں جب آپ کی ضرورت ہو گی تب میں آپ کو لینے آ جاؤ گی۔ اب آپ آرام کیجئے۔"

زینت نے بابو جی کے پیر سید ہے کیے اور انھیں چادر سے ڈھک کر ماں کی کچن میں مدد کرانے چلی گئی۔ زینت دون تک بینک کے چکر لگاتی رہی لکھن بینک میں اس کو کبھی اس کا ونڈر پر بھیجا جاتا تو کبھی دوسرے کا ونڈر پر۔ لکھن کچھ کام نہیں بن رہا۔

بینک کے منجر کو زینت پر شک ہو گیا اس نے زینت کو بلا یا اور کہا؟
"یہ پاس بک آپ کی ہے۔؟"

"جی نہیں سر۔" زینت نے جواب دیا۔

"لاوڈ یکھاؤں اپنے سامنے رکھے سسٹم پر اکاؤنٹ نمبر ڈال کر اس نے چیک کیا۔ اور زینت کو گھورتے ہوئے کہا اور اس پر یہ بار کوڈ کیوں نہیں ہے۔؟ کافی پرانی لگ رہی ہے۔"

"سر وہ دراصل یہ پاس بک میری نہیں ہے۔ یہ میرے۔۔۔ با۔۔۔"

"جائے پہلے جا کر اس کی پوری جانچ کرائے اور۔ ہاں سب سے پہلے آپ کے۔ واٹی۔ سی۔ فارم بھریے۔" منجر نے زینت کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

منجر نے بینک کے سبھی اکاؤنٹس کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔
دیکھئے یہ لڑکی کسی بزرگ کے اکاؤنٹ سے پیسے نکلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ معلوم نہیں کیا معاملہ ہے آپ سب اچھے سے چیک کیجئے گا۔"

اور بینک میں موجود سب ہی سٹاف کو چوکنار ہنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا۔"

اس لڑکی پر کڑی نگاہ رکھنی ہے۔ جب یہ لڑکی پیسے نکلتی ہے تو اس کی پوری تحقیق کرنے کے بعد ہی اس کو پیسے دیجئے گا۔ اگر کچھ بھی گر بڑی نظر آتی ہے فوراً گرفتار کروائے گا۔"

زینت نے دوبارہ آدھار کارڈ، فوٹو، آئی، ڈی، فون، نمبر درجہ کر کے۔ واٹی۔ سی۔ فارم بھر کر جمع کر دیا۔ اور گھروالیں آگئی۔

دوسری صبح جب زینت بینک میں داخل ہوئی تو سبھی کی نظریں زینت پر تھیں۔

وہ ٹاکن لے کر لائن میں لگ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے پیچھے لگے ہوئے شخص سے کچھ بات چیت کر کے لائن میں سے نکل گئی اور بابو جی کو لے کر دوبارہ بینک میں داخل ہوتی ہے۔ اب منجر کو اور بھی یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ضرور یہ لڑکی اپنی گروہ لے کر آئی ہے۔ اور یہ اولاد میں کون ہے؟۔ شاید یہ پوری ماسٹر مائنس سے مشن کو کامیاب کرنا چاہتی ہے۔ زینت کا نمبر آتے ہی اکاؤنٹ نے اس سے سکنپر کرنے کو کہا۔ وہ بابو جی کو آگے کر

دیتی ہے۔۔۔ بابو جی اپنے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے پین پکڑ کر اپنے پورے دستخط کر دیتے ہیں۔۔۔ جب اکاؤ نٹس دستخط کر رہی تھی جو کہ ایک خاتون ہی تھی بابو جی سے پوچھتی ہے۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے؟"

"کہیں یہ آپ کو ڈراؤ ہمکار کر تو پیسے نہیں نکلوار ہی ہے۔۔۔"
بابو جی نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ میری خاص بیٹی ہی ہے۔۔۔!!!"
اکاؤ نٹس یہ سن کر چوک گئی اور اس کے آنکھوں سے آنسو جھر جھر گرنے لگے۔

"واقعی یہ آپ کی بیٹی ہے بابا۔"

اس نے بابو جی اور زینت سے مانی مانگتے ہوئے کہا۔
"معاف کیجئے بابو جی ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی پورا ستاف اس لڑکی کو چور سمجھ رہے تھے۔
یئیاں اچھی ہوتی ہیں بابا۔"

بینک منجر بھی جو یہ سب اپنے سی۔۔۔ سی۔۔۔ وی۔۔۔ کیمرے میں سے دیکھ رہا تھا یہ کہتے ہوئے باہر آگیا۔
"یئیاں اچھی ہوتی ہیں بابا۔"
بابو جی نے زینت کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں پیٹا یئیاں بیٹیوں سے اچھی ہوتی ہیں۔"
